شہادت حضرت عباس

شیر خدا کا شیر ہے سوتا فرات پر — تا حشر اس نے کرلیا قبضہ فرات پر
ساکن جری امام کا ہوگا فرات پر — پہرہ ہے باوفا کا ہمیشہ فرات پر
معجز نما جہان میں حق کا فدائی ہے
بے دست ہو کے چھین لی اس نے ترائی ہے

نکلا تھا لیکے مشک و علم جب نکو شعار — اور تیزی نگاہ سے اس نے چلائے وار
دہشت سے کانپتی رہی سب فوج نابکار — ساحل کو چھوڑ چھوڑ کے ہونے لگے فرار
دریا پہ جھومتا ہوا پیاسہ پہنچ گیا
مشکیزہ لیکے نہر پہ سقہ پہنچ گیا

دیکھا کہ لہریں مار کے دریا وہ ہے رواں۔ پیاسے کے آنسو بہنے لگے دل تھا خوں فشاں
مشکیزہ خشک پانی میں ڈالا بصد فغاں — تھی خشک مشک دیر تھی بھرنے میں بے گماں
مشکیزہ بھر کے نہر سے سقہ نکل گیا
لیکر علم فرات سے پیاسہ نکل گیا

www.emarsiya.com

غازی کو گھیرتے ہوئے آئے ستم شعار   تیغ و سناں کے نرغہ میں تنہا وہ ذی وقار

تلوار و تیغ اور وہ ستمگر کئی ہزار   ہر سمت سے برسنے لگے ہائے تن پہ وار

سہ سہکے زخم خون میں اپنے نہاتے تھے

خوں میں نہا کے مشک سکینہ بچاتے تھے

تلواریں لیکے ٹوٹ پڑے سارے اہل شر   جرار کو لگانے لگے تیغ اور تبر

شانہ پہ تیغ عدو نے چلائی کہ الحذر   کٹ کر وہ بازو گر پڑا ہے ہے زمین پر

فوری جری نے دیں کے علم کو بچالیا

شانہ بدل کے دیں کے علم کو بچالیا

پھر دوسرے بھی شانہ پہ اک وار چل گیا   دھارا لہو کا شانہ سے ہے ہے ابل گیا

مشکیزہ دانتوں میں لیا جھک کر سنبھل گیا   سقہ کے ہائے جینے کا نقشہ بدل گیا

بازو کٹے ہیں شانوں سے سب خون بہتا ہے

زخمی ہے جسم زخموں سے سب خون بہتا ہے

اک تیر آیا مشک پہ غم کھا کے گر پڑے سر پر لگا جو گرز تو تیورا کے گر پڑے

آقا سلام لیجیے چلّا کے گر پڑے زخموں سے خون بہتا تھا تھرا کے گر پڑے

بے دست بے سہارا جو آیا زمین پر

شانوں پہ چوٹ پائی وہ تڑپا زمین پر

بے دست خاک پر وہ برادر تھا سامنے پہنچے حسین اور یہ منظر تھا سامنے

ہے ہے تڑپتا بیکس و بے پر تھا سامنے ڈوبا لہو میں دلبر حیدر تھا سامنے

سینہ میں سانس رکتی تھی وہ درد سہتا تھا

مٹی پہ ہائے شانوں سے سب خون بہتا تھا

زخموں سے چور ہو گئے عالی نشان ہائے بولے حسین ہائے میرے بھائیجان ہائے

ہے ہے لہو میں بھر گئے عرش آستان ہائے کھائے ہو تن پہ خنجر و تیغ و سنان ہائے

بے دست ظلم سے میرے جرار ہو گئے

بازو کٹا کے جعفر طیار ہو گئے

مشکیزہ لا سکا نہ دل افگار دیکھئے عباس نے کہا شہ ابرار دیکھیے

شانے یہ دونوں ہو گئے خوں بار دیکھیے بازو کٹے میں ہو گیا ناچار دیکھیے

باغ امید ہیں میرے آقا لٹے ہوئے

کیسے میں جوڑوں ہاتھ ہیں بازو کٹے ہوئے

لے جائیے نہ خیمہ میں لاشہ شہدا   سیدانیاں جہان میں ہوئیں نہ بے ردا

بولے حسین جبکہ کٹے گا میرا گلا   عباس خیمہ گاہ کو لوٹینگے اشقیا

ہوگا رسول زادیوں کا سر کھلا ہوا

بازو ہر ایک بی بی کا ہوگا بندھا ہوا

یہ سنکے مضطرب ہوے عباس نامدار   غم سے تڑپ گیا مجروح بے دیار

کرتے تھے آہ آہ کلیجہ ہوا افگار   قدموں پہ شہ کے رکھ دیا سر ہو کے بیقرار

دم سینہ سے نکل گیا بھائی کے سامنے

"بھائی کا منکا ڈھل گیا بھائی کے سامنے"

چلائے شاہ اے میرے عباس مر گئے   بازو کٹا کے ہائے جہاں سے گذر گئے

کیسا یہ داغ ہائے میرے دل پہ دھر گئے۔ ڈھونڈوں کہاں میں اے میرے بھائی کدھر گئے

کیسے سہوں میں ہجر کا صدمہ جواب دو

بھیا جواب دو میرے بھیا جواب دو

تم نے کیا جہاں سے سفر ہائے بھائی جاں۔ ٹوٹی ہماری غم سے کمر ہائے بھائی جاں

ہر حال میں تھے آپ سپر ہائے بھائی جاں۔ اب کون لیگا میری خبر ہائے بھائی جاں

ہے کون اب ہمارا سہارا جواب دو

تھامے گا کون ہاتھ ہمارا جواب دو

مدحت کی عرض ہے میرے مظلوم کربلا آقا رسول مولا علی بی بی فاطمہ

کلثوم و زینب اور حسن کشتہ جفا بی بی ذکیہ زوجہ عباس باوفا

پرسہ لو ہم سے آل رسول فلک مقام

پرسہ قبول کیجئے یا بارہویں امام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.emaneiya.com